وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ
بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (القرآن)

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِي قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (الحدیث)

عقیدہ حیات الانبیاء

اور

قائدین امت

ترتیب:

مولانا ابو معاویہ نور اللہ رشیدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیلی فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حرفِ چند)

مولانا نور اللہ رشیدی صاحب

مولانا نور اللہ رشیدی صاحب نے ایک رسالہ بنام: ''عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین امت'' مرتب فرمایا، جس میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، مجتہدین، اکابر علمائے دیوبند کے اقوال وعبارات کو بڑی محنت سے جمع کیا ہے۔

رسالہ کے آخر میں حضرت مولانا عاشق الٰہی بلندشہری (مدینہ منورہ) کا ایک مکتوب ''اصحاب مدارس غور فرمائیں'' کے نام سے بھی شامل ہے، جس میں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر اہل مدارس کے نام چند دردمندانہ گزارشات کی گئی ہیں۔

اس رسالہ کو اس مجموعہ میں شامل کیا جارہا ہے۔ (ناشر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

اللہ جل شانہٗ کا ہم پر بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا پھر ہمیں اپنے پیارے محبوب سرور کائنات سید الاولین حضرت محمد ﷺ کے امتی ہونے کا تاج پہنایا پھر ہمارا مذہب اہلسنت والجماعت علماء احناف دیوبند میں انتخاب فرما کر دین حق کو سمجھنے کی توفیق بخشی اس پر اس رحیم وکریم ذات کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

آج اس کی اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اہل السنت والجماعت علماء دیوبند کے عقائد ونظریات جو کہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے عین مطابق ہیں ان کو عام کیا جائے۔ تا کہ بزرگان علماء دیوبند کے عقائد کی صحیح ترجمانی مسلمانوں کے سامنے آجائے اور ان کے بارے میں کوئی گمراہ فرد، سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ نہ دے سکے اور نہ ہی کوئی شخص علماء دیوبند پر غلط عقائد ونظریات کا الزام لگا کر اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب ہوسکے اس بات کے پیش نظر بندہ ناچیز نے ''عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام اور قائدین امت'' کے نام سے اس رسالہ کو ترتیب دے دیا۔ تا کہ کوئی بھائی خاص کر ان جماعتوں سے تعلق رکھنے والے کارکن، ان افراد کے جال میں نہ آئے جنہوں نے اس اجماعی عقیدہ کا انکار کیا ہے۔ والسلام!

ابو معاویہ

ہمارا عقیدہ

حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور روح مبارک کا تعلق اس دنیوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو روضہ انور میں محفوظ موجود ہے اور اسی تعلق روح کی وجہ سے آپ روضہ انور پر پڑھے گئے، درود وسلام کو بغیر کسی واسطے کے خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات دنیویہ برزخیہ سے تعبیر کیا ہے۔ (المہند ص ۲۷)

ہمارا دعویٰ

ہمارا دعویٰ ہے کہ ہمارا یہ عقیدہ کتاب وسنت، اجماع امت سے ثابت ہے۔ اہل السنۃ والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اور جملہ اکابر دیوبند نہ صرف اس پر متفق ہیں بلکہ ان کے نزدیک یہ عقائد مسلمہ میں داخل ہیں۔ (حیات الانبیاء ص ۲۵)

خلیفہ اوّل سسر رسول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ حیات النبی ﷺ

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ میرے حجرہ میں مدفون ہیں۔ آپ ﷺ کی وفات میرے حجرہ میں ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آخری وقت میں وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ رسول اللہ ﷺ کی قبر کے سامنے حجرہ کے پاس رکھ دینا اگر حجرہ شریف کا دروازہ کھل جائے اور روضہ شریف کے اندر سے آواز آئے کہ ابوبکر صدیق کو اندر لے آؤ، تب تو حجرہ شریف میں دفن کر دینا ورنہ عام مومنین کے قبرستان میں دفن کر دینا۔

چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد وصیت کے مطابق عمل کیا گیا۔ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا جنازہ حجرہ شریف کے سامنے رکھ دیا گیا تو قبر شریف کے اندر سے آواز آئی "ادخلوا الحبیب الی الحبیب" (محبوب کو اپنے محبوب کے پاس لاکر دفنادو) (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۲۸۵)

جس سے واضح ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ بھی یہی تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں۔ اگر حجرہ شریف کے اندر سے آواز دیں تو ان کو اس میں دفنایا جائے ورنہ نہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے کہ نعوذ باللہ! آپ مردہ لاش ہوگئے، بوسیدہ ہوگئے ہیں تو کیونکر اس طرح وصیت فرماتے۔

نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس وصیت پر عمل فرمایا معلوم ہوا کہ اس وقت موجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ بھی یہی تھا، ورنہ یہ کہہ دیا جاتا کہ: "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وصیت خلاف شرع ہے۔" نعوذ باللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردہ لاش ہوگئے ہیں۔ لہٰذا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے دوسری تدبیر کی جاتی۔ لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے اس وصیت پر اعتراض نہیں کیا۔

(جواہر الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۷، از مولانا مفتی عبدالسلام چاٹگامی صاحب، سابق رئیس دارالافتاء علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی)

سبحان اللہ! سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قیامت تک کے لئے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ حل فرمایا اور یقیناً وہی اس مسئلہ کے حل فرمانے کا حق رکھتے تھے کہ دین کے ہر معاملہ میں آپ رضی اللہ عنہ نے سبقت فرمائی۔

(حیات پاک ص ۶۰)

خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ وہ جب بھی مدینہ کے باہر سفر سے واپس ہوتے، روضہ اطہر کے پاس حاضر ہوکر درود وسلام پڑھتے اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی تلقین فرماتے۔ (جذب القلوب ص ۲۰۰، جواہر الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۸)

خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جب باغیوں نے محاصرہ کرلیا تھا تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو مشورہ دیا کہ بہتر ہے آپ شام تشریف لے جائیں، وہاں کی افواج زیادہ مضبوط ہیں، آپ کی پوری حفاظت کرے گی۔ تو حضرت نے جواب دیا میں اس کو جائز نہیں سمجھتا کہ دارالہجرت کو ترک کردوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کو چھوڑ دوں۔

(جذب القلوب ص ۲۰۰، مقام حیات ص ۱۸۱، جواہر الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۹)

جس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام کو زندہ سمجھتے تھے اور ہمسائیگی سے جدا نہیں ہونا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہونے کو ناجائز اور عار سمجھتے تھے۔ اگر نعوذ باللہ! آپ کا مردہ لاش ہونے کا عقیدہ ہوتا تو ہمسائیگی کا تصور کیسے ہوتا۔

خلیفہ رابع حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کرے گا وہ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ اور جوار میں ہوگا۔ (جواہر الفتاویٰ ج ۴ ص ۳۰)

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب کبھی ان گھروں سے جو مسجد نبوی کے ساتھ تھے کسی میخ یا کیل لگائے جانے کی آواز سنتی تھیں تو یہ حکم بھیجتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی آواز سے اذیت نہ دو۔ (شفاء السقام ص ۱۷۳)

فقہائے کرام کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں، آپ فقہاء اربعہ میں سے افقہ الناس فی الارض اور امام اعظم کے لقب کے ساتھ دنیا کے لوگوں میں مشہور ہیں۔ ان کے مسلک کے ترجمان امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا قصد وارادہ کرے اسے چاہئے کہ کثرت سے درود شریف عرض کرے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود درود شریف کو سنتے ہیں جب زیارت کرنے والے درود سلام پڑھتے ہیں اور جب دور سے پڑھتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک درود شریف پہنچایا جاتا ہے۔ (طحاوی شریف ص ۴۰۵)

قائد تحریک ریشمی رومال

شیخ الہند مجاہد کبیر حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ (انوار محمود ج ۱ ص ۶۱۰)

قائد جمعیت علماء ہند شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

اکابر علماء دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء کی حیات جسمانی کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور وشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔ (نقش حیات ج ۱ ص ۱۲۲)

قائد جمعیت علماء اسلام پاکستان

مفکر اسلام حضرت مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور مطہرہ میں حیات ہیں حدیث معتبر سے ثابت ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج ۱ ص ۲۵۱)

نبی کریم اپنی قبر شریف میں ''حی'' (زندہ) ہیں اور قبر شریف پر سلام پڑھا جائے تو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور ہر جگہ سے نہیں سنتے بلکہ دور دراز سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والے کا سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہی عقیدہ اہل سنت والجماعت کا ہے۔ (ج ۱ ص ۲۵۳)

تسکین الصدور پر تقریظ فرماتے ہوئے مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ زیر نظر کتاب تسکین الصدور مصنفہ مخدوم ومحترم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب مدظلہ العالی کا بغور مطالعہ کیا۔ مولانا موصوف نے جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کے فیصلہ کے مطابق اس کتاب کی ابتداء فرمائی۔ (تسکین الصدور ص ۳۹)

''دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف'' نامی کتاب پر تقریظ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ماشاء اللہ! مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر الشریف پر اسلام وجمہور اہلسنت کے متفقہ فیصلہ کے

مطابق تحریر فرمایا۔ حوالہ جات پیش کئے اور صحیح مسلک کے حوالہ جات سے ایسا ثابت کیا جو اخلاف و معاصرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمادے اور حضرت مولانا کو ایسی تصانیف پیش کرنے کی مزید توفیق بخشے۔

(الاحقر الفقیر محمود غفا اللہ عنہ ۱۷/ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ)

قائد تبلیغی جماعت

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ مصنف فضائل اعمال فرماتے ہیں کہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں لکھا ہے کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی۔ اس پر اجماع ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے انبیاء علیہم السلام کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث: ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ (فضائل درود شریف ص ۲۰)

مولانا حق نواز جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

عالم حق گو حضرت علامہ حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

پوری امت کا عقیدہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت شاہ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ	کا عقیدہ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔
حضرت حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں۔

چودہ سو سال کی امت کا عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں زندہ ہیں اسی عقیدہ پر قائم رہو اور اسی عقیدہ پر موت آئے۔ اللہ مجھے اور آپ کو اسی عقیدہ پر قائم اور دائم رہنے کی توفیق بخشے۔ (یادگار خطبات ص ۲۳۶)

مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ

مؤرخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''حضرت مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری اس طبقے کے سربراہ ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی قبر میں زندہ نہیں ہیں۔ عنایت اللہ شاہ بخاری سے پہلے اسلام کی تاریخ میں کسی انسان کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ نبی قبر میں مردہ ہیں۔ یہ ایک مسلّم چیز ہے کہ نبی قبر میں حیات ہیں۔ (خطبات سیرت ص ۸۱)

قائد مجلس احرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین واعتماد

تحصیل لیاقت پور کے قصبہ اسلام پور میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہونے والا تھا کہ اسی تاریخ کو امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی اس علاقہ میں تقریر کا اعلان ہوا، جس میں شیعہ اور سنی بھی شریک ہو گئے۔ حضرت نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا میں جنگ لڑنے نہیں آیا اور نہ ہی مناظرہ اور مباحثہ کا قائل ہوں، میں براہان اور دلائل کے زور سے کسی کو کوئی بات منوانے کے لئے تیار ہوں۔ شیعہ حضرات سے صرف اتنا کہوں گا کہ دو چار آدمی اپنی طرف سے ایسے تیار کریں جو صالح فطرت ہوں میں ان کے ساتھ مدینہ منورہ جانے کو تیار ہوں۔ وہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانہ مقدس پر عرض کیا جائے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب ثلاثہ کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً فرمایا کہ یہ میرے ہیں تو پھر تمہیں بھی ایمان لانا پڑے گا۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں مرحمت فرمایا تو پھر میں تمہارا ہی مسلک اختیار کرلوں گا۔ (ماہنامہ نقیب ختم نبوت امیر شریعت نمبر حصہ دوم ص ۲۰۲، رحمت کائنات ص ۳۲)

قائد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

امیر مرکزیہ رہبر شریعت پیر طریقت حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اپنے اسی جسم اطہر عنصری کے ساتھ جمع مع الروح اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ جو مسلمان روضہ اطہر پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنے والے کا صلوٰۃ وسلام فرشتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور ان فرشتوں کا کام ہی یہی ہے جو اس کام کے لئے مقرر ہیں۔ یہ امت مسلمہ کا اجتماعی عقیدہ ہے۔
(حیات پاک، تسکین الصدور ص ۳۰)

قائد تحریک خدام اہل السنت والجماعت پاکستان

وکیل صحابہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین رحمۃ اللہ علیہ چکوال فرماتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک

رسول پاک ﷺ حیات فی القبر ہیں۔ اپنے روضہ مقدس میں حضور ﷺ زندہ ہیں یا مردہ (نعوذ باللہ) زندہ ہیں۔ آج کل یہ مسئلہ چلا ہوا ہے اور بعض سر پھرے جو ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں ہیں اور لاش پڑی ہوئی ہے، مردہ ہیں (نعوذ باللہ) اللہ ان کو سمجھ اور ہدایت دے۔ بدبختی ہے، بے ادبی ہے۔　(یادگار خطبات ص ۹۸)

قائد تنظیم اہلسنت والجماعت پاکستان

رئیس المناظرین استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالستار تونسوی صاحب فرماتے ہیں کہ جناب امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کے سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر پر اجماع ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، عرب وعجم کے علماء اہل سنت اس مسئلہ پر متفق ہیں۔ جو شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا ہے وہ سلف وخلف اہلسنت کے خلاف ہے، سنی نہیں ہے۔　(قبر کی زندگی ص ۴۸۶)

رہنما تنظیم اہل السنت والجماعت پاکستان

مفکر اسلام حضرت مولانا خالد محمود پی ایچ ڈی لندن عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام پر تصنیف کردہ کتاب میں فرماتے ہیں کہ: ''جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تمام اہل السنت والجماعت کا قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اسی طرح تمام دیگر انبیاء علیہم السلام اپنے اجساد عنصریہ مبارکہ کے ساتھ قبروں میں موجود اور حیات ہیں۔ علماء دیوبند جو خالص اہلسنت والجماعت ہیں اور اس صدی میں اہلسنت کے سب سے بڑے ترجمان ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر اس بات پر کل بزرگان دیوبند کا وہی عقیدہ ہے جو جمہور کا ہے۔''　(مقام حیات ص ۷۰۳)

قائد اتحاد اہل السنت والجماعت پاکستان

وکیل احناف مناظر اسلام مولانا محمد امین اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ قول البدیع میں فرماتے ہیں کہ: ''امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ قرآن ہمارے پاس، اللہ کے نبی کی احادیث ہمارے پاس ہیں۔ ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون'' یہ وہ حدیث ہے کہ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے۔''　(یادگار خطبات ص ۸۷)

قائد اتحاد اہل السنت والجماعت پاکستان

مناظر اسلام، شیخ الحدیث حضرت علامہ منیر احمد منور مدظلہ فرماتے ہیں کہ اہلسنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حیات فی القبر برحق ہے، قبر کے اندر زندگی برحق ہے۔ تمام اہل السنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے اور یہ کیسی زندگی ہے؟ زندگی کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روح کا جسم کے ساتھ یا اجزائے جسم کے ساتھ تعلق قائم کر دیتے ہیں۔ تمام علماء متفق ہیں سماع انبیاء پر کسی کا اختلاف نہیں۔　(یادگار خطبات ص ۲۷۸، ۲۷۵)

قائد انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعت پاکستان

قاطع شرک وبدعت حضرت مولانا قاری رب نواز حنفی صاحب فرماتے ہیں کہ عقیدہ حیات النبی ﷺ اہل السنت والجماعت کے نزدیک ہمیشہ اتفاقی رہا ہے۔ ائمہ اربعہ کے متبعین کا اس پر اتفاق رہا ہے۔ لیکن ۱۹۵۷ء میں بعض اعتزال پسندوں نے اس عقیدہ کو چھیڑنا شروع کیا۔ لہٰذا منکرین حیات النبی ﷺ فی القبر اہل السنت والجماعت سے خارج ہیں۔

رہنما شریعت کونسل پاکستان

عظیم اسکالر حضرت علامہ زاہد الراشدی صاحب فرماتے ہیں کہ اس بات پر چودہ سو برس سے امت مسلمہ کا اجماع چلا آ رہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد مبارکہ وفات کے بعد قبروں میں محفوظ ہیں اور عالم برزخ میں ان کی ارواح مقدسہ کا اجساد مبارکہ کے ساتھ تعلق بدستور قائم ہے جس کی وجہ سے قبر پر حاضری دینے والوں کا سلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ (یادگار خطبات ص۹)

مفتی اعظم ہند

مفتی اعظم حضرت مولانا کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس خیال اور اعتقاد سے ندا کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے اس کا شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے۔ اوّل یہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ اہل السنت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ کی روح مبارک مجلس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کر کے ہوتا ہے یا کسی اور طریقہ سے؟ اگر مفارقت کر کے مانا جائے تو آپ کی قبر مبارک میں زندہ ہونا باطل ہوتا ہے یا کم از کم اس زندگی میں فرق آنا ثابت ہوتا ہے تو یہ صورت علاوہ اس کے کہ بے ثبوت باعث توہین ہے نہ کہ موجب تعظیم۔ (کفایت المفتی ج ۱ ص ۱۶۰)

رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ واں بھچراں کا عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص نے میری قبر کے پاس درود شریف پڑھا تو میں خود سنتا ہوں جس شخص نے دور سے پڑھا تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ (تحریرات حدیث ص۲۱۱)

سربراہ الرشید ٹرسٹ حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب

سرپرست جامعۃ الرشید فرماتے ہیں: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں حیات ہیں ویسے تو اس میں اہلسنت والجماعت میں سے کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ یہ تو اجماعی عقیدہ ہے۔'' (اخبار بچوں کا اسلام ص۱۰، مورخہ ۲۱ رجنوری ۲۰۰۷ء بروز اتوار)

بانی دار العلوم دیوبند کا عقیدہ

حجۃ الاسلام علامہ محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں۔'' (ہدایۃ الشیعہ ص۲۶۸)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع بانی دار العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ ''رحمت کائنات'' مصنفہ مولانا زاہد الحسینی تقریباً پورا مطالعہ کیا۔ حیات انبیاء علیہم السلام کے مسئلہ پر نہایت نافع اور مفید تحقیقات جمہور اہل السنت کے مطابق جمع کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائیں۔

(رحمت کائنات ص۳۰)

صرف حیات روحانی کا قول جمہور علماء امت کے خلاف ہے اور ظاہر ہے کہ دیوبندیت کوئی مستقل مذہب نہیں، جو اتباع سلف و جمہور اہل السنت والجماعت کے خلاف ہے وہ دیوبند کے بھی ضرور خلاف ہے۔

(مقام حیات ص ۶۹۳)

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات کے متعلق علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں۔ یہ عقیدہ نہ صرف علماء دیوبند کا ہے بلکہ تمام امت کا ہے۔ (کشف الباری، کتاب المغازی ص ۱۲۵)

آخری فیصلہ

فخر المحدثین حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص حضور اکرم ﷺ کے اپنی قبر شریف میں زندہ ہونے کا انکار کرتا ہے۔ اس کا دل رسول اللہ ﷺ کی محبت سے فارغ ہے اور اس کی عقل بصیرت سے خالی ہے۔ (اعلاء السنن ج ۱۰ ص ۲۲۹)

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: انبیاء علیہم السلام کی حیات فی القبر کے بارے میں میرا وہی عقیدہ ہے جو اکابر علماء دیوبند کا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری سے زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا۔

یہ مسئلہ اکابر دیوبند میں کبھی بھی مختلف فیہ نہیں رہا۔ میرے خیال میں ہر صاحب بصیرت اس عقیدہ حیات النبی ﷺ کا منکر نہیں ہوسکتا جن کی باطل کی آنکھیں کھلی ہیں ان کے نزدیک تو حضور نبی اکرم ﷺ کی روضہ اطہر کی حیات بدیہات میں سے ہے۔ (مقام حیات ص ۲۷۰)

ذریت مماتیت وعثمانیت کو چیلنج

۱...... صرف ایک آیت قرآنیہ پر نشان دہی کریں جس میں بصراحت آنحضرت ﷺ کے روضہ اطہر میں مردہ ہونے (معاذ اللہ) اور صلوٰۃ وسلام نہ سننے کا بیان ہو یا اہل السنت والجماعت (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے کسی مفسر کا صریح حوالہ پیش کریں جس نے کسی آیت قرآنیہ سے اس نظریہ باطل کا استنباط کیا ہو بیان کریں۔

۲...... صرف ایک حدیث صریح کا حوالہ پیش کریں یا کسی ایک سنی محدث نے کسی ایک حدیث سے صراحتاً اس نظریہ باطلہ کا استنباط کیا ہو بیان کریں۔

۳...... دور نبی سے لے کر ۱۳۴۷ھ تک کے ادوار میں کسی صحابی، تابعی، تبع تابعی، امام مجتہد، مفسر، محدث، متکلم، فقیہ وصاحب تصوف کا صرف ایک قول صریح پیش کردیں۔ جس میں اس نے آپ لوگوں کی طرح نبی کریم ﷺ کو (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ) روضہ اطہر میں مردہ اور بے جان کہا ہو اور حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام نہ سننے والے ثابت کیا ہو۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

علامہ پروفیسر محمد مکی صاحب، علی پور حبیب المدارس پنجاب

(تسکین الاتقیاء فی حیاۃ الانبیاء ص ۹۳)

کیا عقیدہ حیات النبی ﷺ پنجاب کا مسئلہ ہے؟ (از علامہ نور محمد تونسوی صاحب)

عزیز طلباء کرام علماً نافعاً وعملاً صالحاً! بعض حضرات عقیدہ حیات النبی ﷺ کے وزن کو گرانے اور اس کی حیثیت کو گھٹانے کے لئے بڑی سادگی سے یہ فرمادیتے ہیں کہ: "یہ مسئلہ پنجاب کا ہے اس مختصر جملہ کے دو مفہوم بن سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ اس مسئلے کا انکار پنجاب سے ہوا جیسا کہ انکار ختم نبوت کا مسئلہ قادیان سے اٹھا اور انکار حدیث کا فتنہ چکڑالہ سے اٹھا اور دوسرا مفہوم یہ ہے کہ عقیدہ حیات النبی ﷺ شریعت اور دین اسلام کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پنجاب کا مسئلہ ہے اور منکرین حیات الانبیاء علیہم السلام یہی جملہ بول کر دوسرا مفہوم مراد لیتے ہیں اور یوں اس عقیدہ کی حیثیت کو گرانے کی ناپاک کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ حیات الانبیاء کا عقیدہ کتاب وسنت سے ثابت شدہ حقیقت ہے جس پر اجماع امت مستزاد ہے اور اسی کو قیاس صحیح کی تائید حاصل ہے۔ گویا کہ یہ عقیدہ اذلہ اربعہ سے ثابت ہے۔ کیونکہ عقیدہ حیات الانبیاء کی بنیاد حیات قبر ہے قبر کی زندگی جس کے ذریعہ مردہ انسان سے حساب وکتاب لیا جاتا ہے اور سوال جواب کیا جاتا ہے اور مردہ جزا وسزا محسوس کرتا ہے۔

قرآن پاک کی پچاس سے زائد آیات میں اور سو سے زائد احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔ یہ سارے دلائل بندہ عاجز نے اپنی کتاب "الحیات بعد الوفات" یعنی قبر کی زندگی میں جمع کر دیئے ہیں۔ مطالعہ کا ذوق رکھنے والے اہل علم حضرات اس کی طرف مراجعت فرمائیں۔ جب قبر کی یہ حیات درجہ بدرجہ ہر مردہ کو حاصل ہے تو ظاہر ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تمام انسانوں سے افضل ترین طبقہ ہیں تو ان کی حیات بعد الوفات بطریق اولیٰ ثابت ہوگی تو اس لحاظ سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات بشمول تمام انسان نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ باقی رہی وہ احادیث جن سے انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات قبر ثابت ہوتی ہے۔ اگرچہ حیات الانبیاء پر دلالت کرنے والی حدیثیں بھی درجہ تواتر کو پہنچ چکی ہیں۔ جیسا کہ محدثین نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ اس لئے فرداً فرداً ان احادیث کے راویوں پر جرح کر کے ان کو ضعیف بنانے کی کوشش کرنا اصول حدیث سے نادانی پر مبنی ہے تو ان احادیث سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات قبر کے معاملہ میں ان کی خصوصی اور امتیازی شان ثابت کی جاتی ہے تو معلوم ہوا ہر مردہ کی حیات بشمول انبیاء اذلہ اربعہ سے ثابت شدہ حقیقت ہے۔ پھر محدثین کرام نے باب اثبات عذاب قبر قائم کر کے حیات قبر کو ثابت کیا ہے۔ کیونکہ عذاب کے لئے حیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر قبر میں کسی قسم کی حیات نہیں ہے تو عذاب قبر کا کیا مطلب؟ تو پھر انہیں محدثین نے عذاب قبر کے تحت وہ حدیثیں بیان فرمائی ہیں جن میں اعادہ روح کی تصریح موجود ہے اور وہ حدیثیں بھی لائے ہیں جن میں بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ قبر کی اس کارروائی میں جسد بھی شامل ہوتا ہے۔

حدیثوں میں غور کرنے سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ جسد دنیا والا جسد ہوتا ہے جس کی صحیح صورت علماء اسلام نے یہ بتائی ہے کہ روح اور دنیا والے جسد کے مابین ایک خاص قسم کا تعلق رہتا ہے جس کی کنہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ اسی تعلق کی وجہ سے جسد عنصری روح کے ساتھ ساتھ رنج وراحت کو محسوس کرتا ہے۔ ہاں! یہ تعلق نسبتاً حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں اقویٰ ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرات مفسرین عظام رحمہم اللہ نے اپنی اپنی تفسیروں میں حیات قبر پر دلالت کرنے والی آیات کی تفسیریں اعادہ روح، تعلق روح کو کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور یہ بھی تصریح فرمائی ہے

کہ قبر کی اس کارروائی میں دنیا والا جسد بھی شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح متکلمین اسلام نے عقائد کی کتابوں میں "عذاب القبر حق"، "اعادۃ الروح الی العبد فی القبر حق" وغیرہ جملے تحریر فرما کر حیات قبر کی تصریح فرمائی ہے اور ہمارے فقہاء کرام نے بھی "و من یعذب فی قبرہ فیؤ ذی فیہ نوع من الحیاۃ" فرما کر عقیدہ حیات قبر کو تسلیم فرمایا ہے اور ائمہ اربعہ اور ان کے متبعین نے اپنے اپنے مسلک کی فقہ میں عقیدہ عذاب قبر خاص کر عقیدہ حیات الانبیاء کو صاف صاف لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ آداب زیارت قبر النبی ﷺ جہاں بھی انہوں نے بیان کئے ہیں وہاں آپ کی قبر مبارک جنت کا باغ ہے۔ آپ زائرین کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اور جواب عنایت فرماتے ہیں۔ زائرین کو چاہئے سلام دینے والوں کے سلام کو آپ تک پہنچائیں اور یہ بھی لکھا ہے: "ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک" والی آیت کا حکم اب بھی باقی ہے۔ زائرین قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر استشفاء بھی کر سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ بہت سے محدثین کرام نے عقیدہ حیات الانبیاء پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً امام بیہقی کی کتاب "جزء حیات الانبیاء" علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "انباء الاذکیاء بحیات الانبیاء" امام تقی الدین سبکی کی کتاب "حیات الانبیاء"

اب سوال یہ ہے کہ ادلہ اربعہ سے ثابت شدہ عقیدہ کے بارے میں یہ تأثر دینا کہ یہ مسئلہ پنجاب کا ہے یعنی قرآن وحدیث کا مسئلہ نہیں ہے۔ کیا یہ بددیانتی اور علمی خیانت نہ ہوگی؟

آج سے تقریباً تقریباً پچاس سال پہلے جب عقیدہ حیات النبی ﷺ کا انکار کیا گیا اور سب سے پہلے منکر کو علماء اسلام نے راہ راست پر لانے کی سر توڑ کوشش کی اور کئی سالوں تک یہ کوشش جاری رہی۔ بالآخر علماء اہل حق نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے درجنوں کتابیں تالیف کیں اور سینکڑوں مفتیان کرام نے فتاویٰ لکھے کہ منکرین حیات النبی اہل السنۃ والجماعت سے خارج ہیں اور گمراہ ہیں۔ ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے جن میں دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست ہیں۔ کیا یہ مفتیان کرام سارے کے سارے پنجاب کے تھے؟ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی میں تشریف لائے اور فریقین کے علماء کو جمع فرما کر ایک فیصلہ تحریر فرمایا جس پر فریقین کے علماء نے دستخط کئے۔ دستخط کرنے والوں میں سے شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ تو کیا قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ پنجابی تھے؟ اور اس سے پہلے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی موضوع پر ایک کتاب بنام "آب حیات" کا تصنیف فرمائی۔ کیا حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پنجابی تھے؟ اور اس کے بعد بریلویوں کے امام احمد رضا خان بریلوی نے ہمارے اکابر پر قسم قسم کے جھوٹے الزام تراش کر ہمارے اکابر کے خلاف علماء حرمین شریفین سے فتاویٰ حاصل کرنے کی ناپاک جسارت کی تو من جملہ ایک الزام یہ بھی تھا کہ اکابر علماء دیوبند حیات النبی کے منکر ہیں تو شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی سعی مشکور سے علماء حرمین نے علماء دیوبند کی طرف ایک سوال نامہ لکھ کر ان کے عقائد معلوم کرنا چاہے تو اس دور کے علماء کے مشورہ سے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی جوابات لکھنے کے لئے تجویز کیا گیا تو محدث موصوف نے علمائے حرمین کے تمام سوالات کے جوابات تحریر فرمائے جس کا نام "المھند علی المفند" یعنی عقائد علماء دیوبند رکھا گیا۔ کتاب میں عقیدہ حیات النبی ﷺ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کی حیات قبر میں جسد دنیوی کے ساتھ ہے اور ایسی برزخی حیات نہیں ہے جو عام موتی کو حاصل ہے بلکہ آپ

کی یہ حیات برزخیہ عام موتی کی حیات سے افضل برتر اور اعلیٰ ہے۔ جب یہ کتاب مکمل ہوئی تو اس کتاب کی تصدیق اس دور کے چوبیس (۲۴) چوٹی کے علماء دیوبند نے کی جن میں حضرت شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی بھی شامل ہیں تو کیا یہ سب حضرات پنجاب کے رہنے والے تھے؟

اور پھر جب کتاب حجاز مقدس پہنچی تو علماء عرب نے اس کی تصدیق کی تو کیا یہ عرب علماء پنجابی تھے؟ مفکر اسلام حضرت مولانا محمود رحمۃ اللہ علیہ نے تسکین الصدور کی بھی تصدیق کی ہے اور حضرت اقدس قطب الاقطاب شیخ التفسیر سلطان الاولیاء حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''القول النقی فی حیات النبی'' کی تصدیق کی ہے اور اپنی تصدیق میں مفتی صاحب نے مماتیوں کے عقیدہ کو فاسد قرار دیا ہے۔ اسی طرح مفتی صاحب نے حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب شجاع آبادی کی کتاب ''دعوت الانصاف فی حیات جامع الصفات'' کی بھی تصدیق کی ہے اور اپنی تصدیق میں حضرت مفتی صاحب نے مماتیوں کو زائغین قرار دیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ پنجابی تھے؟ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سینکڑوں علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق ایک کتاب ''تسکین الصدور فی التحقیق احوال الموتیٰ فی البرزخ والقبور'' تصنیف فرمائی جس میں مصنف موصوف نے عقیدہ حیات قبر اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خصوصی حیات قبر کو ادلہ اربعہ سے مبرہن فرمایا ہے۔ حضرت شیخ کی اس کتاب پر اس دور کے بڑے بڑے علماء نے تقریظات لکھی تھیں جن میں حضرت مولانا فخر الدین احمد سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی، حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی، حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی، حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب (صوبہ سرحد)، حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شامل ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مذکورہ بالا علماء اہل حق پنجاب کے نہیں تھے۔

حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ عذاب قبر کی صحیح صورت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''مگر صحیح یہ ہے کہ عذاب روح اور جسد دونوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ مردہ کا قبر میں جا کر زندہ ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ صوفیاء نے یہ قول کیا ہے کہ اعادہ روح جسم مادی میں نہیں بلکہ جسم مثالی میں ہوتا ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ جسم مادی ہی میں روح کا اعادہ ہوتا ہے۔ مگر اسے ہم معلوم نہیں کر سکتے جیسا کہ خواب میں کسی کو تکلیف ہو رہی ہو۔ پس مٹی میں ہو جانے کے بعد بھی ان اجزاء میں ایسے طریق سے اعادہ روح کہ ہم اسے معلوم نہ کر سکیں قدرت باری تعالیٰ سے خارج نہیں۔'' (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۱۹۴)

حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کا اثبات کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''احتج القائلون بانها مندوبة بقوله تعالى ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول الاية ووجه الاستدلال بها انه ﷺ حیٌ في قبره بعد موته كما في حديث الانبياء احياء في قبورهم وقد صححه البيهقي فثبت ان حكم الآية باق بعد وفاته فينبغي لمن ظلم نفسه ان يزور قبره ويستغفر الله عنده فيستغفر له الرسول'' (احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۵۵۱)

دیکھئے حضرت اقدس نوراللہ مرقدہٗ عذاب قبر کے سلسلہ میں جسم مادی یعنی دنیوی جسد کو روح کے ساتھ شامل فرمارہے ہیں اور حضور اکرم ﷺ کی حیات قبر کو واضح صاف الفاظ میں تسلیم کرکے یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ زائرین کو چاہئے آپ سے استشفاع کریں۔ کیونکہ قرآن مجید کی آیت: ''ولو انهم اذ ظلموا انفسهم الاية'' والا حکم آپ کی وفات کے بعد بھی باقی ہے۔ اگر عقیدہ حیات قبر صرف پنجاب کا مسئلہ ہوتا تو مفتی اعظم پاکستان اس مسئلہ کو کھول کھول کر بیان نہ فرماتے۔

کراچی کے بہت بڑے مفتی حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو بہت سی احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: ''وبالجملة فان هذه الاحاديث مع حديث الباب تدل علىٰ كون الانبياء احياء بعد وفاتهم وهو من عقائد جمهور اهل السنة والجماعة''
(تکملہ فتح الملہم ج ۵ ص ۳۰)

ترجمہ: قصہ مختصر مذکورہ بالا حدیثیں مع حدیث الباب کے دلالت کرتی ہیں کہ حضرات انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد زندہ ہوتے ہیں اور یہ بات اہل السنۃ والجماعت کے عقائد میں سے ہے۔

حضرت مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: ''والذی يتحصل باالنظر فی النصوص ان الموت وان كان عبارة عن مفارقته الروح للجسد ولكن يبقی للروح بعدالموت علاقة مابالجسد الذی فارقته وبهذه العلاقة يتألم الجسد بعذاب القبر ويتنعم بنعيم البرزخ علی ماذهب اليه جمهور اهل السنة من ان عذاب القبر يقع علی الجسد مع الروح وهوالمراد من اعادة الروح الی الجسد عند السوال فی القبر وعند التعذيب كماوردفی النصوص الصريحة الی حقق ابن القيم فی كتاب الروح''

ترجمہ: اور جو چیز نصوص میں نظر کرنے سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ موت اگرچہ روح کے جسد سے جدا ہونے کا نام ہے لیکن موت کے بعد روح کا اس جسد سے جس کو دنیا میں چھوڑ کر آیا ہے۔ کچھ نہ کچھ تعلق رہتا ہے اور اسی تعلق کی وجہ سے دنیا والا جسد عذاب قبر کو محسوس کرتا ہے اور برزخ کی نعمتوں سے راحت پاتا ہے اور یہی مذہب جمہور اہل السنۃ کا ہے کہ قبر کا عذاب روح اور جسد دونوں پر واقع ہوتا ہے اور حدیث میں جو اعادہ روح الی الجسد آیا ہے کہ قبر کے سوال کے وقت اور عذاب کے وقت اعادہ روح ہوتا ہے اس کی مراد بھی یہی ہے جیسا کہ نصوص صریحہ میں وارد ہوا ہے۔ جن کی صحت کی تحقیق علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الروح میں کی ہے۔ (تکملہ فتح الملہم ج ۵ ص ۳۱)

حضرت مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: ''وكذالک انكار هذه العلاقة بين الروح والجسد التی ثبتت باالنصوص المتقاصرة الی لامجال لانكارها زيغ ومكابرة ولايجوز لاحد من اهل العلم الانصاف ان ينكرها صريحا''
(تکملہ فتح الملہم ج ۵ ص ۳۲)

ترجمہ: اور اسی طرح روح اور جسد کے مابین جو تعلق نصوص کثیرہ سے ثابت ہے جس کے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو ایسے تعلق کا انکار کرنا گمراہی اور حق کا مقابلہ کرنا ہے اور کسی اہل علم اور اہل انصاف کو یہ جائز نہیں ہے کہ صریحاً اس تعلق کا انکار کرے۔

پوری دنیا جانتی ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ پنجاب کے نہیں ہیں بلکہ کراچی کے باشندے پاکستان کے مفتی اعظم ہیں۔ بندہ عاجز نے مضمون کے پیش نظر چند بزرگان دین کے اسماء گرامی دیئے ہیں کہ یہ اکابر غیر پنجابی ہونے کے باوجود عذاب قبر کی صحیح صورت اور حیات الانبیاء علیہم السلام کی اصلی صورت کو تسلیم کرتے ہیں ورنہ بندہ عاجز ہر دور اور ہر صدی کے علماء حق کی عبارات پیش کرسکتا ہے کہ ہر دور کے علماء اسی عقیدہ پر تسلسل کے ساتھ قائم ودائم چلے آرہے ہیں۔ اگر تفصیل درکار ہے تو تسکین الصدور، مقام حیات، قبر کی زندگی، رحمت کائنات، حیات الانبیاء وغیرہ کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ ان شاء اللہ تسلی وتشفی ہوجائے گی۔

ضروری انتباہ

بعض سادہ لوح طلباء یوں فرماتے ہیں کہ عقیدہ حیات النبی ﷺ میں مت پڑو۔ کیونکہ ہمارے اکابر علماء نے اس میں پڑنے سے سختی سے منع کیا ہے۔ حالانکہ یہ ان حضرات کی غلط فہمی ہے اور غلط فہمی کی بنیاد یہ ہے کہ یہاں دو مسئلے ہیں۔ ایک مسئلہ ہے روح اور جسد عنصری کے تعلق کا اور دوسرا مسئلہ ہے اس تعلق کی کیفیت کا جہاں تک تعلق ہے نفس تعلق کا اس کو بیان کرنے سے کسی بزرگ نے نہیں روکا۔ بلکہ تمام بزرگان دین نے روح اور جسد کے تعلق کو بڑی وضاحت اور صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور جہاں تعلق ہے دوسری بات کا یعنی تعلق کی کیفیات کا کہ وہ تعلق کے ساتھ ہے تو کیفیات میں پڑنے سے ہمارے اکابر نے منع فرمایا ہے۔ جو شخص کیفیات کی بجائے نفس تعلق میں پڑنے کو ممنوع قرار دیتا ہے یہ اس کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔ فافہم وتدبر واملاء!　　ابواحمد نور محمد تونسوی قادری

خادم جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ

۹ رشعبان ۱۴۲۷ھ

اصحاب مدارس غور فرمائیں

شیخ التفسیر حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ مدینہ منورہ

بگرامی خدمت حضرات اصحاب اہتمام ومدرسین کرام دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

جیسا کہ عموماً اہل علم جانتے ہیں اور دوست اور دشمن سب کو اس کا علم ہے حضرات اکابر علماء دیوبند کا مقصد مدارس عربیہ دینیہ قائم کرنے کا صرف اتنا ہی نہیں تھا کہ طلبہ کو جمع کیا کریں اور صرف عربی کتابیں پڑھا دیا کریں بلکہ ان کا ایک مسلک ہے جو معروف اور مشہور ہے۔ جب احمد رضا خان بریلوی نے ان حضرات کو بدنام کرنے کی بات چلائی اور ان پر کفر کا فتویٰ تھوپنے کے لئے اپنی کتاب حسام الحرمین تصنیف کی اور علماء حرمین شریفین سے اس پر دستخط کرالئے تو حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کے اجل خلفاء میں حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اور شارح ابوداؤد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت مولانا حسین احمد مدنی بقید حیات تھے۔ جب ان حضرات کو احمد رضا خان کی دسیسہ کاری کا علم ہوا تو اس کی تردید کی طرف متوجہ ہوئے اور حسام الحرمین سے جو شر پھیل رہا تھا، اس کے دفاع کے لئے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے اپنی کتاب ''المهند علی المفند'' تالیف فرمائی۔ اس زمانہ کے اکابر دیوبند

موجود تھے۔ ان سب نے اس کی توثیق اور تصدیق کی اور اس کتاب میں مسئلہ حیات النبی ﷺ کو بھی عقائد علماء دیوبند میں لکھا ہے اور سلفاً عن خلف چاروں مذاہب کے علماء اس پر متفق رہے ہیں۔

ایک نیا فرقہ پچاس ساٹھ سال سے نمودار ہوا ہے جسے دور حاضر کے علماء نے لفظ ''مماتی'' کے ساتھ ملقب کیا ہے۔ پہلے تو یہ فتنہ اتنا زیادہ عام نہیں تھا، تھوڑے سے لوگ تھے۔ لیکن آج کل بہت زیادہ بڑھ گیا ہے اور مدارس میں پھیل رہا ہے۔ طلباء میں اچھی خاصی تعداد میں اس فتنے کے حامی ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کو اپنے مسلک کی نام نہاد دلیلیں یاد ہوتی ہیں۔ دوسرے طلبہ کو ان کے خلاف دلائل یاد نہیں ہوتے اور یہ لوگ داعی ہوتے ہیں۔ طلبہ میں اپنی باتیں پھیلاتے رہتے ہیں اور انہیں اپناتے رہتے ہیں۔ مماتی طلبہ کو بے تکلف داخلہ دے دیا جاتا ہے۔ یہ لوگ علماء دیوبند سے علم بھی سیکھتے ہیں اور انہیں کم از کم گمراہ تو سمجھتے ہی ہیں بلکہ بعض منچلے تو حیات انبیاء کا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر بھی کہتے ہیں۔ اب یہ فتنہ زور پکڑ رہا ہے اور ہمارے اصحاب مدارس اس کے دفاع سے غافل ہیں بلکہ بعض مدارس کے اکابرین مدرسین اس عقیدے کے حامی ہیں جو طلبہ میں اس کی ترویج کرتے ہیں۔ اہل مدارس یہ سب کچھ جانتے ہوئے ان مدرسین کو رکھے ہوئے ہیں۔ بڑی بڑی تنخواہیں دیتے ہیں اور اس مزاج کے طلبہ کو پالتے ہیں جو پوری طرح فتنہ گر ہوتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ مدارس میں سر پھٹول ہو اور جنگ وجدال کی نوبت آئے، دیوبند کے مدارس عقیدہ ممات کا مرکز بن جائیں، اس کے دفاع کا راستہ سوچنے کی ضرورت ہے۔ اہل مدارس کو تغافل کیوں ہے، اس بارے میں کوئی واضح بات نہیں بتائی گئی۔ کچھ ایسا سمجھا جاتا ہے کہ اگر اس مزاج کے طلبہ کے عدم خیال یا اخراج کے بارے میں کوئی اقدام کیا گیا تو مدارس میں طلبہ کی تعداد کم ہو جائے گی یا ہڑبونگ ہوگی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اہل مدارس مدارس کو مقصود نہ سمجھیں۔ خدمت دین حفاظت سنن، رد بدعات کے کام میں لگے رہیں اور یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوں، مدارس مقصود نہیں۔ جیسا کہ حضرت گنگوہی رحمہ اللہ نے اکابر دیوبند کو لکھ دیا تھا (جب کہ وہاں جاہل لوگوں نے کمیٹی کا ممبر بننے کی کوشش کی تھی) کہ مدرسہ مقصود نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے جن لوگوں کو مدارس ہی مقصود ہیں۔ احقاق حق اور حفاظت دین اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی مقصود نہیں ایسے لوگ اپنی آخرت کے بارے میں غور کریں اور ''انما الاعمال بالنیات'' کو بار بار پڑھیں۔ ایسے اصحاب اہتمام کے مدارس میں جو طلبہ پڑھیں گے۔ ان طلبہ کے قلوب پر بھی طلب دنیا کے اثرات ہی اثر انداز ہوں گے، علم ہی تو مقصود نہیں ہے۔ اس سے بھی اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''من تعلم علماً مما ینبغی به وجه الله لا یتعلمه الالیصیب به عرضاً من الدنیا لم یجد عرف الجنة یوم القیامة''

ہر طالب علم کے پیش نظر رہے۔ مماتی لوگوں کو مدارس میں داخل کرنے اور پالنے کا نتیجہ آگے جا کر یا تو بہت بڑے فتنہ وفساد اور جنگ وجدال کا باعث ہوگا یا یہ دیوبندی مدارس اور ان کے طلبہ مماتی بن کر غالب ہو جائیں گے اور دیوبندی مدارس مماتیوں ہی کی جولانگاہ بن جائیں گے۔ اس سے پہلے سوچنے کی ضرورت ہے۔

آخر مماتیوں سے دبنے کی کیا وجہ ہے؟ کیا اپنے اکابر کا مسلک دلائل کے اعتبار سے کمزور ہے یا غلط ہے۔ اگر یہ بات اصحاب اہتمام کے قلوب میں گھر کر گئی ہے تو دیوبندی ہونے کا دعویٰ کرنے کی کیا ضرورت ہے،

کھل کر اعلان کر دیں ہم دیوبندی نہیں ہیں اور ہمارے مدارس اکابر دیوبند کے خلاف دوسرے مسلک کے حامی اور خادم ہیں اور وہی دوسرا مسلک حق ہے، تا کہ عامۃ الناس دھوکہ میں نہ رہیں اور سوچ سمجھ کر چندہ دیں۔ دھوکہ دے کر چندہ لینا مخلصین کے کسی مذہب میں بھی جائز نہیں ہے، یہ تو غدر وخیانت ہے۔

اگر یقین کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ اکابر دیوبند کا مسلک حق ہے اور مماتی گمراہ ہیں تو پھر کھل کر ان کی تردید کی جائے اور دلائل سے ان کی گمراہی واضح کی جائے اور مدارس میں ایسے اساتذہ اور طلبہ کا مقاطعہ کیا جائے اور امت پر واضح کیا جائے کہ یہ لوگ دیوبندی نہیں ہیں، خوارج کی طرح گمراہ ہیں۔ ورنہ یہ کتمان حق اور سکوت عن الحق بڑے نقصان اور حرمان اور خسران کا باعث ہوگا۔ مماتی لوگ ایک طرف تو عقائد دیوبند کے خلاف حیات اور توسل اور سفر مدینہ زیارت قبر النبی ﷺ کو اور قبر شریف پر سلام پڑھنے کو گمراہی قرار دیتے ہیں اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کو غلط قرار دیتے ہیں اور اکابر دیوبند کے مسلک کو غلط بتاتے ہیں۔ دوسری طرف دیوبندی بن کر دیوبندی عوام سے چندہ لیتے ہیں؛ وہ تو دھوکہ دیتے ہی ہیں۔ دیوبندی مدارس کے اکابر کو ان کی دھوکہ دہی کو پروان چڑھانے کی کیا ضرورت ہے۔

میں نے یہاں ایک مماتی سے بات کی کہ تم لوگ دیوبندی عقیدہ کے خلاف بھی ہو اور دیوبندی بھی بنتے ہو، صاف اعلان کیوں نہیں کرتے کہ ہم دیوبندی نہیں ہیں تو اس نے جواب دیا کہ ایک بات مخالف ہونے سے دیوبندیت سے کیسے نکل جائیں گے۔ دیوبندیت کوئی ذرا سی چیز تو نہیں ہے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ میں لاہور کے ایک عالم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی یہ جواب نقل کیا جس سے اندازہ ہوا کہ مماتیوں نے جواب دیوبندیت سے مستفید رہنے کے لئے تراشا ہے۔ اگر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک یہ جواب درست ہے اور اسی سے مطمئن ہو کر مماتیوں کو گلے لگانے کا جواز نکال رکھا ہے تو بریلویوں سے بھی کیا ضد ہے، ان کی بھی تو ایک ہی بات زیادہ سخت ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے علم غیب کلی تجویز کرنا، اسی طرح غیر مقلدوں سے صرف تقلید اور عدم تقلید کا اختلاف ہے۔ باقی مسائل تو عموماً وہی ہیں جو شافعیہ وحنفیہ میں مختلف فیہ ہیں اور مودودی صاحب سے بھی ایسی ہی ایک دو بات میں اختلاف ہے۔ پھر ان جماعتوں سے بعد اور مقاطعہ کیوں ہے، ان کو بھی دیوبندیوں میں شامل کر لیں۔

آج کل بعض اہل فکر یوں کہہ رہے ہیں کہ جو نئے فتنے ظاہر ہو رہے ہیں وہ عموماً مدعیان دیوبند ہی میں ہیں۔ خوارج مزاج بھی دیوبندی، نواصب بھی دیوبندی، فکر ولی اللہی جماعت بھی دیوبندی، جو سوشلزم کی داعی ہے۔ اس مزاج کے طلباء مدارس میں موجود ہیں۔ دیکھئے آگے چل کر کیا بنتا ہے۔

اگر اصحاب اہتمام اور اکابرین مدرسین مماتیوں کے اکابر کو جمع کر کے دلائل سے بات کر کے نمٹا دیں تو کیسا اچھا ہو اگر ایسا نہیں کر سکتے تو اوّل یہ اعلان کر دیں کہ یہ لوگ دیوبندی نہیں ہیں۔ ہم ان سے بیزار ہیں۔ دوسرے اس مزاج کے طلباء کو اپنے مدارس میں داخل نہ کریں۔

جب حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ نے ''المهند على المفند'' لکھی تھی اس وقت اس پر اکابر دیوبند نے تقاریظ لکھی تھیں اور علماء مصر وشام نے بھی تصدیق کی تھی۔ اکابر دیوبند میں سے حضرت شیخ الہند مفتی عزیز الرحمن (دارالعلوم دیوبند) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے

پوری، حضرت مولانا محمد احمد ابن مولانا محمد قاسم نانوتوی مہتمم دارالعلوم دیوبند اور ان کے نائب مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی اور مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی اور حضرت گنگوہی کے صاحبزادے مولانا مسعود احمد صاحب کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

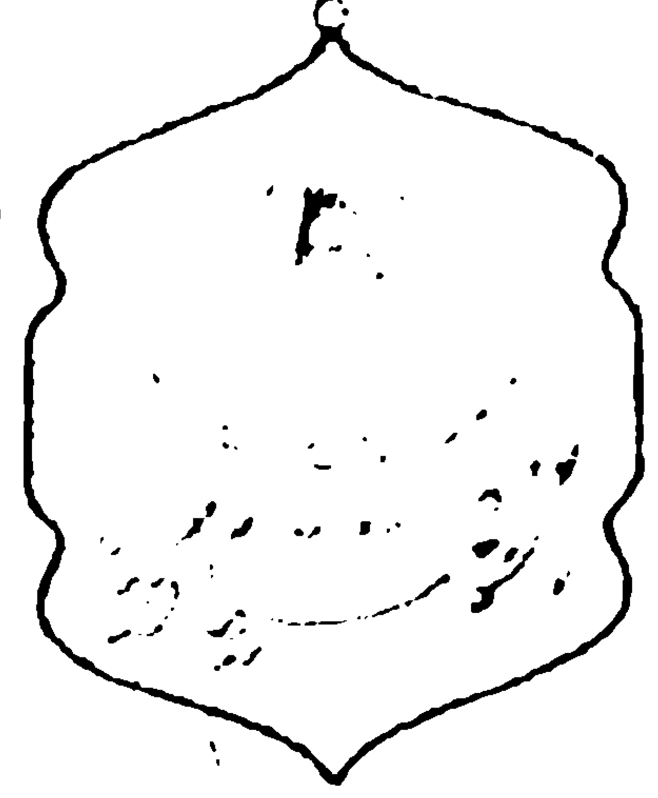
۱۳۷۸ھ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ کی خدمت میں مماتی عقیدہ کے بارے میں سوال پیش کیا گیا تھا۔ سوال وجواب معارف شیخ کی پہلی جلد (اسی مجموعہ میں بھی شامل ہے) میں مسطور ہے حضرت شیخ الحدیث نے علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے: ''نحن و نصدق بانه صلی اللہ علیہ وسلم حی یرزق فی قبرہ'' پھر لکھا ہے جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کے پاس کھڑا ہو کر درود پڑھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو سنتے ہیں۔ ''من صلی عند قبری سمعته'' ''نص صریح ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔ ''سندہ جید''

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے یہ بھی لکھا ہے یہ ناکارہ ان اکابر کا بالکل متبع ہے۔ ان کے اس صاف ارشادات اور تحریرات کے بعد جس پر حضرت سہا نپوری، حضرت شیخ الہند حضرت رائے پوری، حضرت تھانوی قدس اللہ اسرارہم نے بلا کسی اجمال کے ''هذا معتقدنا و معتقد مشائخنا'' لکھا ہے کیا کوئی گنجائش ہے اس کے خلاف کچھ کہا جاسکے۔ بعض مماتی یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ ہم قرآن پیش کرتے ہیں۔ دیوبندی وہ قاسم (حضرت نانوتوی) کا قول پیش کرتے ہیں۔ گویا قرآن کو دور حاضر میں صرف مماتیوں نے ہی سمجھا ہے۔ حضرات صحابہ اور تابعین اور بعد میں آنے والے حضرات سلفاً خلفاً، اشاعرہ، ماتریدیہ، آئمہ اربعہ کے مقلدین شرح حدیث فقہاء کرام، مشائخ عظام، عقیدہ حیات الانبیاء علیہم السلام کے حامل گمراہ اور جاہل ہوگئے۔ انہوں نے نہ قرآن کو سمجھا اور نہ احادیث شریفہ کی تصریحات سے واقف ہوگئے۔ یہ نئے زمانے کے لوگ قرآن سمجھ گئے۔ درحقیقت سلف صالحین سے جو کٹے گا وہی مبتدع ضال ہوگا اور ''یتبع غیر سبیل المؤمنین'' کا مصداق ہوگا۔ موطا امام محمد میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے واپس آتے تھے تو قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے صاحبین (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وحضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں سلام پیش کیا کرتے تھے۔ ممکن ہے کہ بعض مماتی مزاج مدعیان دیوبندیت یوں کہیں کہ عقائد میں تقلید نہیں کی جاتی۔ اس لئے ہم اکابر دیوبند کے مقلد نہیں، مماتیوں کے دلائل قوی ہیں۔ اس لئے ہم نے دیوبندی ہوتے ہوئے ان کے مسلک کو قبول کرلیا۔ احقر کا کہنا یہی تو ہے کہ واضح اعلان کردیں کہ اکابر دیوبند کا مسلک غلط ہے تاکہ امت پر واضح ہوجائے کہ آپ کا مسلک وہ نہیں جو اکابر دیوبند کا مسلک ہے۔ ''لیهلک من هلک عن بینة ویحیی من حیّ عن بینه'' دیوبندی مدارس کے اکابر توجہ فرمائیں اور اس فتنہ سے اپنے طلباء کو محفوظ رکھنے کی پوری مساعی اور جہود کام میں لائیں۔ واللہ الموفق وھو المستعان وعلیه التکلان!

العبد الفقیر: محمد عاشق الٰہی برنی بلندشہری عفی اللہ عنہ

بشکریہ ماہنامہ حق چار یار مورخہ ۹/رجب ۱۴۲۰ھ

(نوٹ: اس سے آگے حیات النبی پر لکھی جانے والی کتب اور مصنفین کے نام ہیں جو القول المعتبر میں گزر چکے ہیں۔ مرتب)





نعت رسولِ مقبول ﷺ

حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحب مدظلہ

الٰہی محبوبِ کل جہاں کو، دل و جگر کا سلام پہنچے
نفس نفس کا درود پہنچے، نظر نظر کا سلام پہنچے

بساطِ عالم کی وسعتوں سے، جہانِ بالا کی رفعتوں سے
ملک ملک کا درود اترے، بشر بشر کا سلام پہنچے

حضور کی شام شام مہکے، حضور کی رات رات جاگے
ملائکہ کے حسین جلو میں، سحر سحر کا سلام پہنچے

زبانِ فطرت ہے اس پہ ناطق، بہ بارگاہِ نبیِ صادق
شجر شجر کا درود جائے، حجر حجر کا سلام پہنچے

رسولِ رحمت کا بارِ احساں، تمام خلقت کے دوش پر ہے
تو ایسے محسن کو بستی بستی، نگر نگر کا سلام پہنچے

مرا قلم بھی ہے ان کا صدقہ، مرے ہنر پر ہے ان کا سایہ
حضور خواجہ، مرے قلم کا، مرے ہنر کا سلام پہنچے

یہ التجا ہے کہ روزِ محشر، گناہگاروں پہ بھی نظر ہو
شفیعِ امت کو ہم غریبوں کی چشمِ تر کا سلام پہنچے

نفیس کی بس دعا یہی ہے، فقیر کی اب صدا یہی ہے
سوادِ طیبہ میں رہنے والوں کو عمر بھر کا سلام پہنچے